ترجمہ: مولانا عبدالستار صاحب الاعظمی
استاذ جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں مداومت

الدیمة: یہ عربی لفظ ہے جو استمرار اور ہمیشگی کے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے: (اَللّٰهم اجعل عملنا ديمة) اے اللہ ہمارے عمل میں استمرار پیدا فرما۔ یہ لفظ تو ہمیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یاد دلاتا ہے، کیوں کہ انہوں نے اسی لفظ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو (امت کے لئے) سمجھایا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے سوال کرتے ہوئے کہا: يا أُم المومنين كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص شيئا من الأيام؟ قالت لا، كان عمله ديمة و أيكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع ، رواه مسلم ۔ اے ام المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی کیفیت کیا تھی؟ کیا آپ نے کچھ ایام "عمل کے لیے" خاص رکھا تھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ایسا نہیں تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں استمرار اور مداومت تھی، اور تم میں سے اتنی طاقت کسے ہے، جتنی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: الديمة نام ہے اس چیز کا جس پر مداومت کی جائے اور اس مداومت میں انقطاع نہ ہو، سنو! یہی موسم خیر "رمضان" جس کا آنا جانا واضح ہے، اور اس میں عمل نیک کی گنجائش بہت ہے، انسان ان موسم میں حسب طاقت عملی انجام سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اعمال صالحہ پر مداومت کرنا اللہ کے نیک بندوں کی صفت ہے، اس طور پر کہ ان کے عمل میں انقطاع نہیں آنا چاہیے جن حالات سے دوچار ہوں، بلاشبہ مداومت تو مجاہد، اور کسل مندی کے ترک کا مطالبہ کرتی ہے، اور ارادہ عمل بھی اس طور پر ہو کہ نفس کو مالا یطاق کا مکلف نہ بنایا جائے، کیوں کہ اس صورت میں عمل پر مداومت نہ ہوسکے گی، اور یہ بھی غیر مناسب بات ہے، کہ کوئی آدمی اپنے صالح اعمال میں مداومت کا خیال رکھے، بعدۂ اس پہ پابند نہ کرنے سے عمل اور مداوت میں ترک اور انقطاع حائل ہوجائے، چناں چہ عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ، رواه مسلم والبخاری) اے اللہ کے بندوں فلاں شخص جیسے نہ بنو، کہ وہ تو قیام اللیل "تہجد" پڑھا کرتا تھا پھر (اکتاہٹ کے باعث) قیام اللیل کو ترک کردیا، بخاری ومسلم نے روایت کی ہے۔

رمضان میں عمل صالح پر مداومت کے طفیل تین امور کا استفادہ کرسکتے ہیں: (۱) تقویٰ (۲) مراقبہ (۳) استقامت دین

لہٰذا جب ہم مذکورہ چیزوں کی رعایت اور پابندی کریں تو ساتھ ساتھ بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہو کر دین پر ثبات قدمی اور صبر و کی دعا کرتے رہیں، مزید صالحین کو نمونہ زندگی بنائیں اور ذکر الٰہی اور تلاوت کی کثرت نیز علوم شرعیہ کے دائرہ میں سوال و جواب اور اس پر عمل پیرا ہونا، گناہ صغیرہ سے بچنا ایک ضروری عمل ہے، موسم رمضان کے بعد اعمال صالحہ کے موقعے بار بار آتے رہتے ہیں، مثلاً رمضان کے روزے مکمل ہو جائیں تو اس کی جگہ نفلی روزے ہیں اور جب قیام رمضان ''تراویح'' مکمل ہو جائے تو قیام اللیل ''تہجد'' باقی ہے، اور صدقہ فطر کا زمانہ گذرنے کے بعد زکوۃ مفروضہ کا زمانہ آپڑتا ہے۔___ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے عمل کی بندش کے لئے موت کے علاوہ کوئی اور مدت متعین نہیں فرمائی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: **واعبد ربک حتی یاتیک الیقین.** اپنے رب کی عبادت کرتے رہئے یہاں تک کہ آپ کو امر یقین ''موت'' نہ آجائے۔ انشاء اللہ یہ نصیحتیں عمل صالح میں مداومت اور سلف صالحین کی اقتداء اور ان کی روش اختیار کرنے میں معاون ثابت ہوں گی۔

(بقیہ صفحہ ۶۴ سے) **تبصرہ کتب:**

کتاب: کتاب شہدائے اسلام قدم بہ قدم   **ضخامت:** ۵۹۲ صفحات   **قیمت:** درج نہیں

ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

تاریخ اسلام اہل اسلام کی ان جانثار اور سرفروشوں کی بے مثال قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ جنہوں نے زندگی کی قیمتی سرمایہ حیات کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اسلامی کی سربلندی' و بقاء دوام کیلئے صرف کیا۔ لیکن پھر بھی کہنے لگے۔ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی   حق تو یہ تھا کہ حق ادا نہ ہوا۔ اس مقام رفیع کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

احب ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احیٰ ثم اقتل او کماقال علیہ السلام

زیر نظر کتاب قرون اولیٰ سے لیکر دور حاضر تک جذبہ شہادت سے سرشار میدان جہاد کی شہسواروں **رھبان باللیل فرسان بالنھار** ' کاروان شہداء کی تذکروں سے لبریز ہے۔ تصویری خاکوں نے کتاب کا حسن دوبالا کر دیا ہے۔ کتاب یقیناً نہایت مفید جاذب نظر اور پرکشش ہے۔ دلوں میں جذبہ شہادت رکھنے والوں کیلئے ایک انمول تحفہ' بے بہا خزانہ اور جامع تذکرہ ہے جس سے ہر مسلمان خاص و عام اپنے قلب و نظر کو تسکین پہونچا سکتا ہے۔ یقیناً ادارہ تالیفات اشرفیہ کا یہ تازہ شاہکار اسلام کیلئے قربانیاں دینے والوں کی واقعات شہادت کو یکجا کرنا بہت بڑا کام اور امت مسلمہ کے مسلمانوں کیلئے انشاء اللہ راہنمائی کا ذریعہ بنے گا۔ دعا ہے کہ اللہ ادارہ ہذا کو اسلام کی نشر و اشاعت کی مزید توفیق دے اور کتاب کے ہر دو مرتبین کو جزائے خیر اور سعادت دارین نصیب فرمائیں۔